Registered

No. L. 89.

ہفتہ وار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۱۸) | مطبوعہ ۴ مئی سنہ ۱۹۰۰ء بروز جمعہ | جلد (۲۸)

گلدستۂ اخبارات

بلوچستان میں کئی شتبہ آدمی پکڑ کر جلاوطن کئے گئے اسلحہ چھپاتے اور دشمن کو خبریں پہنچاتے تھے۔ علاقہ سائرہ لیون میں قوم بوئی سرکش ہو گئی۔ بغاوت فرو کرنے کے لئے فوجیں بھیجی گئیں۔ یہہ برٹش علاقہ بھی غربی افریقہ میں ملک اشانٹی کے متصل ہے۔ حضور قیصرۂ ہند آیرلنڈ سے واپس تشریف لے آئیں۔ اس دورہ میں بڑی کامیابی ہوئی۔ فرمایا کہ ڈبلن کو نہ بھلا دیا۔ حضور قیصرہ نے آتے ہوئے ڈبلن اور بلفاسٹ کے میمروں کو بیرن کے منصب عطا فرمائے۔ ۲۸۰ کو خبر آئی کہ برٹش رسالہ نے بھاری تعداد بوئروں کو تھابانچو میں روکا یہہ بھاگے ہوئے جاتے تھے۔ سلفخانہ کے اُڑنے کا حادثہ پرٹوریہ میں نہیں بلکہ جوہانسبرگ میں ہوا تھا۔ الکان بیگز بیگز ہیں۔ ۳۰ آدمی مر گئے۔ ۴۵ زخمی ہوئے۔ سازش کے شبہ میں کئی پکڑے گئے۔ فرنچ آگبوٹ ۳ لاکھ کا سونا لیکر لارنکو مارکو سے روانہ پیرس ہوا۔ جو ہانسبرگ کے فرنچ بینک نے بھیجا ہے۔ دشمن تھابانچو وینبزگ لین کے پرے دکھلایا گیا ہے۔ محاصرۂ ویلبز میں کچھ باقی ہے۔ لندن کے لارڈ میر نے اٹاوہ کی سخت آتشزدگی کے برباد شدوں کی مدد کے لئے چندہ کھولدیا ہے۔ اس آتشزدگی میں دو ہزار گھر جل گئے۔ ۳ کروڑ کا نقصان ہوا۔ آٹھ ہزار بوئر چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں لوٹ مار کو نکلے ۔ ۵ ۔ جھگڑوں کی ایک بھاری قرین باربرداری کرونسٹاٹ میں پہنچی ہے۔

پیرس میں ایک شخص نے ایک لاکھ فرانک جمع کرایا کہ اُڑنے کی بہترین کل کے موجد کو بطور انعام دیا جاوے۔ سردار دیال سنگھ صاحب مجیٹھہ کی وصیت چیف کورٹ میں بحال رکھی گئی ہے۔ آج کل شملہ میں موسم کی بہار کا پورا پورا لطف ہے۔ رونق نہایت عمدہ۔ حضور والسرائے صاحب مع لیڈی کرزن ہیں۔ مہارانی صاحبہ کوچ بہار شملہ میں تشریف لے آئیں۔ موسم بہت بہتر ہے۔ رینگنگ گوالیار کے نواب غلام احمد خان صاحب کی وفات سے ہندوستان کے نابینا وں کا عظیم الشان مربی اُٹھ گیا۔ یہہ حکم کہ نینی تال کو جانے والے دیسی مسافروں کا اسباب ریلوے میں ملاحظہ کیا جاوے فسخ کر دیا گیا ہے۔ کراچی سے ۵۰۰ آدمی جہاز پر سوار روانہ ہو مباسہ ہوئے تلاش معاش کے لئے۔ جنرل الیٹ صاحب انسپکٹر جنرل افواج رسالہ ہند رعایتی رخصت پر کشمیر کو تشریف لے گئے۔ پوربندر کاٹھیاواڑ کے رانا صاحب ۴۲ سالہ اس جہان سے چلدئے۔ لارڈ ریے نے آپ کو تخت سے برطرف کر دیا تھا۔ ان کا پوتا فی الحال فرمانروائے پوربندر ہے۔ کلکتہ کی طرح کولمبو میں بھی بربادی بخش طوفان آیا بہت جھونپڑے اُڑ گئے۔ کوٹھے گر گئے۔ بہت آدمیوں کو چوٹیں آئیں۔ مویشیوں کے گلوں کا بہت نقصان ہوا۔ نواح پٹنہ میں تمام آبادی قواعد طاعون کے خلاف نہایت سخت برگشتہ ہو رہی ہے۔ کلکتہ سے خبر آئی کہ کہلنا سٹیشن کے متصل مجرمون میل توڑنے کے لئے کسی نے ٹرک پر وار پار ایک سلیپر ڈالدیا تھا۔ حادثہ سنگین میں شبہ نہ تھا لیکن ڈرائیور نے ہوشیاری سے معلوم کر لیا۔

پولیس تحقیقات کر رہی ہے ڈرائیور کو انعام ملیگا۔ احاطہ بمبئی میں قحط کی بدولت یہاں تک نوبت آپہنچی کہ زراعت میں مویشیوں کی بجائے آدمی جُتنے لگے ہیں۔ بمبئی کے علاوہ گجرات میں سوا لاکھ مویشی تھے مارے قحط کے دس لاکھ مر چکے ہزاروں روز ضایع ہو رہے ہیں۔ نمائشگاہ پیرس میں ہندی سامان کے بھیجنے اور سجانے پر گورنمنٹ انڈیا نے ۸۰ ہزار خرچ کیا ہے۔ امرتسر میں شادی کی عظیم دھوم دھام ہوئی۔ مہاراجہ پٹیالہ کے پرنس باسدیو صاحب ایک خاندان پنجاب کے سردار کی ہمشیرہ سے شادی کی۔ عالی جناب راجہ صاحب منڈی نے قحط ہند میں ڈیڑھ ہزار روپیہ دیا ہے۔ عالی جناب ہز ہائینس فرمانروائے خیرپور سندھ نے چندہ قحط میں پچاس ہزار دیا۔ ڈاکٹر ایم اے۔ سٹاین سابق رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی بھی ترکستان تبت کی بودہ سنگتراشیوں کی تحقیقات کریں گے۔ افواج جنوبی افریقہ کے ہمراہ ہندی شاگرد پیشہ ہیں ان کو پوری گرم پوشاکیں یہاں سے بھیجی جاوینگی۔ آگرہ دہلی ریلوے کا کام بہت دھیما ہو رہا ہے قحط زدہ مزدور کم ملتے ہیں۔ رنگون و منڈالے کے بیمار سپاہیوں کو بعد آرام تبدیل آب و ہوا کے لئے کمنیلا بھیجنے کا تجربہ امسال پھر کیا جاویگا۔ جودھپور مارواڑ میں صاحبزادہ احمد اللہ خان صاحب عرف تھے میاں کی حویلی پر ہنگامۂ عظیم برپا ہوا ایک شخص محمد شاہ خان نامی جان سے مارا گیا اور تین کس زخمی ہو کر شفاخانہ میں زیر علاج ہیں۔ ریاست شاہپورہ سے مسٹر چھیدا سنگھ بارسٹر کامداری کے عہدہ سے الگ ہو گئے اور اپنے ساتھ ماسٹر مدن سنگھ کو بھی لپیٹ لے گئے۔ اجمیر میں ہیضہ کی کئی وارداتیں ہو چکی ہیں۔ ۲۳ اپریل کو ۱۹ آدمی اس مرض میں مبتلا ہوئے تھے

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ ایڈیٹر۔
پادری این۔ بریداس صاحب، پنڈت رلا رام صاحب، نور شمس عالم — اسسٹنٹ ایڈیٹرز
پادری ایچ گولکناتھ صاحب، پادری غلام مسیح صاحب — ایڈیٹوریل
پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے، پادری پی۔ سی۔ اپل صاحب
پادری جی۔ ایل ٹھاکر داس صاحب، پادری جیل سنگھ صاحب
پادری ایمی۔ بی۔ رائے صاحب، پادری کیدار ناتھ صاحب — کارسپانڈنٹس

جنگ ٹرنسوال۔ مبارک ہو کہ ویپنر خلاص ہو گیا کرنل ڈلگاٹی کے ساتھ نہایت خوشی سے مصافحہ کیا گیا۔ لارڈ رابرٹس نے ۲۵ کو خبر دی کہ بوئر ویپنر سے کل رات کو شمال مشرق کی طرف لیڈی براںڈی سڑک پر بھاگ گئے۔ ان کی تعداد چار و پانچ ہزار کے درمیان تھی ویپنر کا محاصرہ پر قابض ہونے سے پہلے کچھ بہت نقصان نہیں ہوا کپتان ڈینی اور دو افسر اور ۲۲ سپاہی زخمی ہوئے۔ پروتھرو صاحب کرنیوٹین میں زخمی ہوئے تھے مر گئے۔ ویپنر کے محصورین کا نقصان ۹ سے ۱۸ اپریل تک حسب ذیل تھا۔ تین برٹش افسر اور اٹھارہ سپاہی قتل اور چودہ برٹش افسر اور چھیاسی سپاہی زخمی ہوئے۔ اخبار ٹائمز نے ایک پیغام تار ۲۴ کو شایع کیا یہہ لورنکو مارکوز سے پہنچا ہے کہ غیر ممالک یورپ کے ماہرین نے خاص پریٹوریا میں ایک بھاری کارخانہ قایم کیا جس میں عظیم گراںڈیل توپیں ڈھالی جاتی ہیں چنانچہ ایک بھاری توپ جو سب سے پہلے تیار کی گئی ہے فری سٹیٹ کو روانہ کی گئی ہے اس سے ظاہر ہو کہ تماشہ دیکھنے والے یوروپین بوئروں کو بربادی پر اکسا رہے ہیں۔ وارنٹن میں ۲۴ اپریل کو برٹش فوج نے بوئر کیمپ پر بھاری توپیں چلائیں اور بھی لڑائی ہوگی جس اضلاع میں مارشل لا جاری ہے وہاں اخبار آئسلنڈ کی اشاعت بند کر دی گئی

کے لحاظ سے ضروری سمجھی گئی ہیہ اخبار افریقینڈر بانڈ کا آرگن ہے۔ وارن صاحب ولایت کو واپس نہیں جائینگے کیونکہ افریقن علاقہ بچوانا لینڈ کا کے ملٹری منتظم کا منصب آپ کو عطا کیا جاویگا۔ کیپ ٹون میں ایک مجمع باغیاں پر مقدمہ چلایا گیا جرم یہہ تھا کہ رعایا ہو کر سرکشی کی تین سرغنہ باغیوں کو پانچ پانچ سال قید اور چوبیس کو تین تین سال القید کی سزا دیگئی ہے۔

وصیت سردار دیال سنگھ صاحب

سردار دیال سنگھ صاحب مجیٹھہ کی وصیت کا مقدمہ بحق ٹرسٹیاں فیصل ہوا جناب رانی صاحبہ اس وصیت کے فسخ کرانے میں ناکام رہیں۔ اس میں محض ان کے صلاحکاروں کا قصور ہے جنہوں نے رانی صاحبہ کو الٹی پٹی پڑھانے میں ہی فایدہ سمجھا۔ فیصلہ سنانے کے روز چیفکورٹ میں بہت لوگ جمع تھے۔ بروئے حالات مقدمہ کے فیصلہ کا طولانی ہونا لازم تھا۔ تمام امور تنقیح طلب نہایت وضاحت سے طے کئے گئے ہیں۔ جو جو عذر اٹھائے گئے تھے اس خوبی سے مٹائے گئے ہیں کہ کوئی وجہہ چون وچرا کی باقی نہیں رہی عدالت العالیہ کا حکم یہہ ہے کہ ٹرسٹیوں کے حق میں وصیت سے پروبیٹ نافذ کئے جائیں اور اس کا خرچہ جائیداد کے سرمایہ میں سے ادا کیا جاویگا۔ سردار صاحب مرحوم کی بیوہ (رانی صاحبہ) اپنا خرچہ خود برداشت کرینگی۔ اہل پنجاب کی خوش قسمتی سمجھنی چاہیے کہ وصیت بحال رہی۔ اب ٹریبون کے دن جاگے اور لاہور میں ایک عالی شان قومی کالج اور بھاری کتبخانہ نہایت اعلیٰ اصول پر تعلیم کی بنیاد کو مضبوط کریگا

کیپ میں جنرل برابنٹ کی جنیٹی نامناسب سمجھی گئی اور خوف ہے کہ سپاہ کا اعتبار خراب نہ ہو جائے ۔

تار برقیاں

ٹرکی اور امریکا کا جھگڑا انجام بصلح ہوگا۔ باب عالی مطالبہ ادا کریں گے۔ چندہ قحط ہند کے امریکن افسر ڈاکٹر کلوپش نے کہا امریکہ سے ایک لاکھ ڈالر نقد ۲ جہاز غلہ کے آوینگے۔ نیو یارک میں مشنریوں کی طرف سے خاص کوشش ہوگی میفکنگ میں دن میں ایک دفعہ راشن دینے سے محصورین کا گذارہ وسط مئی تک ممکن سمجھا گیا ہے۔ روس و چین میں باہم معاہدہ ہوا روس نے پیکن سے کیخت تک ریل بنانے کا اجارہ حاصل کر لیا۔ برلن میں چندہ قحط ہند کے لئے عظیم الشان کامیاب جلسہ کیا گیا۔ یہہ تحریک شہنشاہ جرمن کی مرضی سے تھی۔ تاجروں نے اس کام میں بڑی ہمدردی ظاہر کی۔ ہر کاک شاہی جرمن بینک کے پریسیڈنٹ اس جلسہ کے میر انجمن تھے۔ شرکاء جلسہ نے اس قدر روپیہ دیا کہ چار لاکھ مارک وہیں جمع ہو گیا۔ چین میں متصل پاؤٹنگ‌فو ایک خفیہ سوسائٹی نے ایک بڑی تعداد چینی کیتھلک عیسائیوں کی قتل کروا ڈالی۔ ایک نامہ نگار ٹائمز نے لورنکو مارکوز سے بوئر طاقت کے اندازہ کی نسبت لکھا کہ دونوں جمہوروں کی طاقت ایک وقت میں ۱۰۵۲۰۰ تھی اب بھی اسی ہزار باقی ہے بقول اس کے برگروں کی فہرستیں عمداً جھٹلائی گئی تھیں کہ برٹش کا سررشتہ مخبری محض لاعلم رہے۔ بہت فوج جس نے سپائنکوپ کی لڑائی میں حصہ لیا تھا برٹش (واپس وطن) پہنچی۔ وہ مراسلتوں میں اپنی تعریف دیکھکر خوش ہیں۔ کہتے ہیں کہ اگر پیچھے نہ ہٹتے تو سب مارے جاتے۔ تمام سپاہی جنرل بولر کی قابلیت کے ثناخواں ہیں کہ انہوں نے ہوشیاری کا کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا تھا۔ ڈربن سے اسیلہ نام دخانی جہاز بمبئی میں پہنچا۔ بہت سے افسران و سپاہیان محصورین لیڈی سمتھ ہیں۔ دو سو ہندوستانی لشکری ہیں یہہ سب ۱۲۰ دن تک لیڈی سمتھ میں محصور رہے طرح طرح کی باتیں سناتے ہیں۔ کہا محاصرو روں کی عورتیں و بچے امبلوانہ میں تھے یہہ ڈیرہ لیڈی سمتھ سے ۔۔۔۔ گز بامر تھا۔ دوران محاصرہ لیڈی سمتھ میں ایک بکس سگاروں کا ڈیڑھ سو روپیہ میں خریدا گیا تھا۔ جنرل سر نیول چمبرلین صاحب فیلڈ مارشل کے منصب پر ترقی یاب ہوئے۔ ڈیوک آف کامل مشہور بر خاندانی اس جہان سے چل بسے۔ اخبار اکسپریس نے شہنشاہ جرمن کی مرسلہ چٹھی چھاپی عالمگیر امن خواہی کی مظہر ہے اس چٹھی میں قیصر جرمن برٹش دوستی کا پالنا فخر و فرض سمجھتے ہیں کہ امن عامہ کے طرفدار ہیں۔ ایک جماعت روسی ٹرنسوال کو گئی کہ بوئروں کے لئے غبارہ کا انتظام کرے۔ جنرل بولر بھی واپس کئے جاتے لیکن مشکل یہہ ہے کہ ان کی جگہ پر کس کو مقرر کریں۔



توکل بر خدا

یہہ دنیا جسمیں ہم آباد ہیں بہت سی قسم کے دکھ اور تکلیفات اور قسم قسم کی دقتوں اور مختلف قسم کے حادثوں کی جگہہ ہے۔ اور انسان بے شمار مشکلات اور تفکرات میں پڑتا ہے۔ آدمی کی حالت ہمیشہ یکساں نہیں رہتی کبھی ایک طرح کی ہے کبھی دوسری طرح کی ہے۔ کبھی عروج پر ہے کبھی زوال پر ہوگا ہے آرام میں ہوگا ہے غم میں ہے کبھی کامیابی کی حالت ہے کبھی ناکامیابی اور مایوسی کی حالت ہے کبھی فارغ البالی ہے کبھی تنگدستی ہے۔ پس آدمی کو اکثر ایسے موقع بہت ملتے ہیں کہ جن میں وہ بہت بے دل اور غمناک ہو جاتا ہے اور اس کا دل ڈانواڈول ہو جاتا اور ناامیدی سے گھبرا جاتا ہے۔ ایسے موقعوں پر انسان کو سوا خدا پر توکل کرنے کے اور کچھ نہیں کرنا چاہیے۔ توکل بر خدا کا ایک بڑا نمونہ حضرت داؤد تھا جس نے ہر حالت میں خدا پر ہی توکل رکھا اور خدا نے بھی اس کو اسکا ایسا پھل دیا کہ اس کو گلہ بانی کے ادنیٰ درجے سے بادشاہ کے اعلیٰ درجے پر سرفراز کیا۔ اس کے دشمنوں سے نہایت عجب طور سے اسکو رہائی ہوئی وہ اپنے دشمنوں کے قابو میں بھی نہ آیا بلکہ اکثر دفعہ اس کے دشمن اس کے قابو میں کر دیے گئے تسپر بھی اس نے ان سے سوا بھلائی کے اور کچھ نہ کیا۔ پر اسنے اپنے ہر ایک کام میں خدا پر توکل رکھا اسی سبب سے وہ ہر وقت اور ہر موقعہ پر فتحیاب ہوتا رہا۔ اور خوشی کے نعرے بلند آواز سے اپنے مالک خدا کی تعریف اور حمد میں گاتا رہا جو اب تمام دینداروں کو ہر جگہہ مفید معلوم ہوتے ہیں ۔

توکل بر خدا کا ایک دوسرا عمدہ نمونہ حضرت یوسف ہے جسکا توکل ہر حالت میں خدا پر بڑا مستقل تھا۔ مصیبت دکھ اور مشکلات کے وقت اس بندہ خدا نے صرف اپنا توکل خدا پر رکھا۔ پرہیزگاری اور ایمانداری اس کا عمل تھا۔ دنیا کے لوگوں نے کئی صورتوں میں اس کو ناحق مخطرے میں ڈالا لیکن چونکہ اس کا توکل خدا پر تھا اس نے اس کو خطرات سے رہائی دی اور سرفراز فرما کر عزیز مصر یعنے ملک مصر کا وزیر بنایا اور اسکو بڑا صاحب اقبال بنایا۔ توکل بر خدا کا ایک اور نمونہ حضرت دانیل تھا جس نے خدا پر توکل کرنا ہرگز نہ چھوڑا۔ باوجود اس کے کہ شاہی حکم اسکے برخلاف مشتہر ہوا کہ بادشاہ کے سوا کوئی کسی معبود کی پرستش نہ کرے لیکن اس بندہ خدا نے جسکا کامل بھروسہ خدا پر تھا خدا پر توکل نہ چھوڑا اور بادشاہ کے حکم کی کچھ پرواہ نہ کی۔ آگ کی جلتی بھٹی میں پڑنا منظور کیا۔ لیکن اس کے خالق اور معبود نے عجیب طور سے اس کے لئے وہ آگ گلزار بنا دی جسمیں سے وہ صحیح وسالم باہر نکلا اور آگے سے بھی زیادہ بڑے جلیل سلطنت کے عہدے پر ممتاز ہوا۔ اور اقبال ربی نے اس کی ہر صورت سے بخوبی یاوری کی۔

ان نظیر کے علاوہ اور بہت سے نمونے کلام مقدس میں پائے جاتے ہیں جن کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جن کا توکل خدا پر رہا وہ کسی صورت سے ناامیدی اور مایوسی میں چھوڑے نہ گئے بلکہ عین مشکلات اور تکلیفات میں ان کی دستگیری عالم غیب سے ہوئی اور وہ ہر قسم کی مصیبتوں سے کامل رہائی پاکر سرفراز کئے گئے۔ بیشک مبارک وہ شخص ہے جسکا توکل خدا پر ہے۔ داؤد زبور میں فرماتا ہے میرا توکل خدا پر ہے میں ڈرنے کا نہیں زبور ۵۶ – ۱۱ ۔

اکثر لوگ بادشاہوں و امیروں پر بڑا توکل کرتے ہیں مگر داؤد فرماتا ہے امیروں پر آدمی زادہ پر توکل نہ کرو زبور ۱۴۶ – ۳

اے ناظرین آپ کا توکل کس پر ہے؟ اگر خدا پر توکل ہے تو ضرور آپ مندرجہ بالا ایمانداروں کی طرح بر اقبال مند ہونگے لیکن اگر کسی دوسرے پر توکل ہے تو کچھ نہ بنے گا ؟ فقط

راقم

جے ایس

ترن تارن میں پک نک

آج واقعہ ۱۰ ماہ اپریل سن رواں کو پادری گلفرڈ صاحب بہادر نے بخوشی تمام یہاں کی کلیسیا کو ایک دعوت دی اور فرمایا۔ کہ تمام دیسی مسیحی معہ اپنے عیال و اطفال کے قصبہ سے تین میل کے فاصلے پر لب نہر چلکر جلسہ کو رونق بخشیں۔ اب میں ناظرین تمکین کی خدمت میں اس وقت کا بھی ایک خاکہ کھینچ کر پیش کیا چاہتا ہوں کہ جس وقت مستورات اپنے خوردسال بچوں سمیت دو بیہہ کھلی چھت گاڑیوں میں ایک کے اوپر ایک بیٹھیں تو ایک سماں بندھ گیا تھا۔ اس وقت یہہ کیفیت نظر آتی تھی کہ گویا جاتری جاترا کیواسطے کسی تیرتھ استھان کو جا رہے ہیں۔ جیوں تیوں کر کے منزل مقصود کو تو پہنچ ہی گئے مگر آزار جان گاڑیوں کے ہچکولے تو کچھ دن تک ان لوگوں کو یاد رہیں گے۔ وہاں پہنچکر بعض نے تو حقہ نوشی کی ٹھہرائی اور بعض اپنی مسافرت کے دکھ رونے لگے۔ اب چار بجے شام کے پادری صاحب موصوف اور ان کی میم صاحبہ بھی رونق افروز ہوئیں۔ سب خورد و کلاں آپ کو ہلال عید کی طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہے تھے۔ اور گاڑی کی آہٹ گھنٹے بارغ سے لے رہے تھے کہ یکایک ایک صدا آئی کہ پادری صاحب کی سواری آگئی۔ آگئے یا سب کی جان میں جان آگئی۔ کا شکر ہم سبھوں کی

ایسی ہی مسیح کی آمد ثانی کے لئے انتظار ہونا۔ پہلے تو یہہ بزرگ سبھوں کو کھلاتے کوداتے رہے۔ بعد ازاں دسترخوان بچھا تو ہمارے مہربان حال پادری صاحب موصوف نے ایک دعا کا گیت گوا کر کھانا تقسیم کرنے کی اجازت دی۔ اب ہمارے بپٹایزڈ کرسچین Baptized Christians کی بھی کیفیت پر ذرا غور فرمائیں۔ کھانے کو تو بھلا سب گئے ہی تھے۔ مگر کیوں صاحبان کھانا باندھکر اپنے ہمراہ لانا کیا معنے رکھتا ہی؟ کیا یہہ شائستگی کے خلاف نہیں؟ دراصل ان کا کچھ قصور نہیں بقول شخصے۔

منہہ سے بس کرتے نہ ہرگز یہہ خدا کے بندے
گر حریصوں کو خدا ساری خدائی دیتا

"خدا کے بندو" خدا تمہیں راہ راست پر لاوے بات بات پر تو انگریزوں کی برابری کیا چاہتے ہو۔ اور ان کے جاہ و جلال پر حسد کرتے اور ان کی تادیب سے گریز کرتے ہو۔ کچھ بھی تو ان کے پسندیدہ افعال کی نقل کرو۔ اب کھانے کا قصہ تو تمام ہوا۔ سات بجے کے قریب یہہ جلسہ موقوف ہوا۔ بعض ان میں سے افتاں وخیزاں اپنے اپنے گھروں کو دعائے خیر کرتے ہوئے پہنچے ؛

راقم

گنیش داس

میلہ بساکھی وزیرآباد

اوّل بات یہہ ہی۔ کہ ہمارے اہل وطن نے نے ابھی تک تہذیب کا پہلا صفحہ بھی نہیں پڑھا۔ میں افسوس کے ساتھ یہہ بھی کہتا ہوں کہ علاوہ پہلے صفحہ کے ابھی ہمارے اہل ملک نے تہذیب کا۔ ا۔ ب۔ ہی نہیں پڑھا۔ تو پھر علم حقیقی اور سچی تہذیب سے کب واقف ہو سکتے ہیں۔ اور اگر کسی کا دعوی ہووے کہ میں نے علم کے ذریعہ تہذیب حاصل کی ہی تو میں صاف جواب دونگا کہ وہ تہذیب ناقص ہی۔ اس تہذیب سے ملک کی بہتری اور بہبودی متصور نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ تمہاری تہذیب خودغرضی ہی۔ مگر سچی تہذیب روح القدس اور انجیل کے اوراق میں بھری ہوئی ہی۔ ای اہل وطن و ملک میں آپ کے آگے ہائے ہائے کرتا ہوں افسوس میرے ملک کی حالت ابتر ہی ہائے میرے ملک کی سوشیل حالت ردّی ہی ہائے میرے بھائیوں کی اخلاقی حالت ناقص ہی کاش کہ میرے ہائے ہائے کرنے کی آواز ہر ایک پنجابی کے کان میں پہنچ جاوے۔ اور ہر ایک اہل دانش غور کرے۔ کاش کہ خداوند میرے ملک کے بھائیوں کی آنکھیں کھولدیوے کہ وہ حق کو پہنچانے اور اس کو قبول کریں اور سچی تہذیب حاصل کریں ؛

اس وقت ہم پنجاب کے سب میلوں کا حال اس آرٹیکل میں بیان نہیں کر سکتے اس واسطے ہم اہل وطن کی خاطر وزیرآباد کی بساکھی کا مختصر حال عبرت کے واسطے بیان کریں گے اور جو کچھ انجیل کا بیج اس کھیت میں بویا گیا ہی اس کا ذکر یں گے (وہ وقت قابل دید تھا۔ مگر اب قابل شنید ہی)

میلے کا بیان۔ آہا آہا موج بن گئی آج عید اور کل بساکھی۔ ای محمدی یارو دونوں ہاتھ مارو ای ہندو بھائیو گلشرے اڑاؤ گھر گھر عید اور گھر گھر بساکھی ہی۔ پھر کہتے ہیں کہ ملک میں کال ہی غریب بھوکے مرتے ہیں آؤ آج میں تم کو پنجاب کے میلوں میں خیالی صورت میں لے جاؤں اور اپنے ملک کی حالت بتلاؤں کہ اس ملک کی اصلی حالت کیا ہی۔

عید میلہ محمدیونکا ہی اس میں ہندو کوئی بھی شامل نہیں ہوتا۔ مگر حلوائی تو ضرور شریک ہوجاتے ہیں اپنے کمانے کے واسطے۔ مگر بساکھی ہندوؤں کا میلہ ہی اس میں محمدی ہندوؤں سے زیادہ شراکت رکھتے ہیں آئے اب میں خود آپ کے خیالوں کے ساتھ میلہ میں چلتا ہوں۔ ہم شادیوال سے ۱۲ اپریل کو صبح کے چھ بجے دعا کر کے کھٹالے ریل اسٹیشن پر آئے اور دریائے چناب پر کیا دیکھا کہ صرف ہندوؤں کا اشنان ہو رہا ہی اس میں جوان عورتیں زیادہ بلکہ بہ نسبت مردوں کے عورتیں زیادہ ہیں اور بدتہذیبی سے دریا میں غوطے لگا رہی ہیں اور مرد سامنے کھڑے دیکھ رہے ہیں۔ مگر کچھ پرواہ نہیں اشنان کر کے پاپ مٹاتے ہیں چاہے عزت جاوے۔ خواہ آبرو بگڑ جاوے۔ اور آگے چلو یہہ کیسا ہجوم ہی لو ایک عورت کا چوک کسی اچکے نے اڑا لیا ہی۔ کیونکہ سینکڑوں روپیوں کے زیور پہنکر میلوں پر جاتی ہیں پھر کس منہہ سے کہتے ہیں کہ ہمارے ملک میں کال ہی۔ آٹھ بجے ریل پر سوار ہو کر وزیرآباد میں آئے۔ اب بازار کی طرف چلے تو کان بہرے ہو جاوینگے دھڑا دھڑ ڈھول بج رہے ہیں اور ٹولیاں بن کے آ رہے ہیں آؤ ان کی باتیں سنیں یہہ ٹولی محمدیوں کی ہی ڈھول نے ڈھول پر ایسی چوٹ ماری کہ اہل میلہ کے دل میں جوش پیدا ہوا لگے ایک ٹانگ اٹھا کر بندر کی طرح ناچنے اور منہہ سے ہائے کرتے تھے کہ گناہ سے دم پھول رہا تھا ایک نے ڈھولے کی آواز لگائی دوسری ٹولی ہندوؤں کی ہی یہہ کیا گاتے ہیں یہہ کلیاں گاتے ہیں جو عام فحش گیت بازاری ہیں اور

ناچتے جاتے ہیں اور آگے یہہ کن کی ٹولی ہی یہہ سکھوں سورموں کی ہی جو ہمیشہ یہہ گیت گاتے ہیں (بارہیں برسیں سنگھ کھٹن گیا کمٹ لیا یا چاندی) اب بڑے بازار میں دیکھو کیسا ہجوم ہی دھکا۔ مُکی اور گالی گلوچ ہائے ہائے کی آواز آرہی ہی اس وقت وہ قول پورا کس کا یاد آرہا ہی کہ (خلقت کو پڑیں لگ رہیں) اور جب کراہتے کراہتے تھک گئے تو چار آنہ کی شراب خانہ خراب پیکر پھر شروع ہوئے اب آگے سے بدتر حالت ہوگی غرض ہندو محمدی سکھ چوہڑے چمار اس وقت سب کی حالت ایک ہو رہی ہی شیخ نے ڈھول پر چوٹ ماری بس پھر لگے واہیات حرکتیں کرنے اور منہہ سے بُرے گندے الفاظ اور فحش گالیاں نکالنے یا واہیات گیت گانے۔ اب نہ خدا کا خوف ہی اور نہ عاقبت کا ڈر ہی چوڑے رستے پر بے روک ٹوک جا رہے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ یہہ روشنی کا زمانہ ہی۔ بیشک روشنی کا زمانہ تو ہی۔ زمانہ کیا کر سکتا ہی کہ جب ہمارے اہل وطن کے دل اندھیرے ہیں۔ ای وطنی بھائیو جاگو زمانہ کروٹ بدلنے لگا ہی اور آپ ابھی تک غفلت کی نیند میں سو رہے ہو آپ اپنی اولاد پر اور خاصکر اپنی روحوں پر اور اپنے ملک پر ترس کھاؤ کہ برباد ہو چلا ہی صرف تمہاری بدتہذیبی کے سبب سے ذرا ٹھہر کر سوچو اور غور سے دیکھو اور پھر تو خدا بھی پھریگا۔

۱۲ اپریل کو وزیرآباد کے بازار میں اس قدر ہجوم تھا کہ آدمی پر آدمی گرتا تھا نہ کوئی شائستہ آدمی باہر نکل سکتا تھا اور نہ کوئی بیوہ غریب ایک پیسہ کا آٹا خرید سکتی تھی پھر کہتے ہیں کہ کال ہی اور غریب لوگ بھوکے مرتے ہیں بھیڑ میں سے دھکے کھاتے آگے گئے تو دیکھا کہ دو جنٹلمین جا رہے ہیں ایک کے جو دھکا لگا تو نالی میں جا گرا دوسرا دوست کہتا ہی او ہو اٹھو تو گرنے والے سے کہا کہ افسوس یہہ تہذیب ہمارے ملک کی ہی۔ ہائے افسوس ایسی تہذیب پر۔ یہہ آواز آرہی ہی ہائے میں مرا ہائے میں مرا۔ وہ دیکھو عورتوں کو فحش گیت اور گالیاں سُنا رہے ہیں۔ گویا منہہ کے ناز ہیں۔ دیکھو ہزاروں روپیوں کی شراب خانہ خراب فروخت ہو رہی ہی اور کوئی پیکر نالی میں سر دیئے پڑا ہی کوئی بھیڑ کے پاؤں تلے روندا جا رہا ہی۔ غرض جہاں تک ہو سکتا ہی اہل میلا اپنے باپ کو راضی کرتے ہیں کیونکہ وہ اپنے باپ کے فرزند ہیں۔ یہہ حال تو جاہل بے علم نادان عام لوگوں کا تھا۔ اب ہم تھوڑا سا بیان خواندہ آدمیوں کا کرینگے۔ دیکھو وہ کوٹ پتلون پہنے اور سر پر رومی ٹوپی رکھے ہوئے مسٹر عبداللہ جا رہے ہیں۔ ان کے پیچھے مسٹر رام گوپال بھی فوٹ جا رہے ہیں۔ جلدی جلدی جاتے جاتے شراب خانہ خراب میں جا گھسے کچھ شراب دونوں نے پی لی اور ایک ایک بوتل بھرواکر بیٹھک کی طرف چلے آگے فرینڈ بیٹھے منتظر تھے دیکھتے ہی کہنے لگے ہیلو ہیلو ہم بڑی دیر سے منتظر تھے دوست کہتے ہیں کیا کریں بازار میں بڑی بھیڑ تھی بڑی مشکل سے آئے۔ خیر شراب میز پر رکھدی اور پھر لگے پیگ اُڑانے جب ختم ہو چکی تو نوکر کو چٹھی لکھدی کہ ایک بوتل اور لے آؤ۔ جب شراب پیکر خوب متوالے ہوئے تو کہنے لگے کہ یہہ شرارت کرو وہ شرارت کرو۔ افسوس میں کیا کروں میرے اہل ملک کی یہہ حالت ہی اور بدنام بیچارے عوام لوگ ہیں لیکن بدی کرنے میں سرنام بہت سفید پوش ہیں۔ ای وطنی بھائیو کب ہوش کی دوا کروگے۔ ای خداوند ہمارے اہل وطن کی آنکھوں کو کھول کہ وہ اپنی حالت کو پہچانیں اور اپنے گناہوں سے توبہ کر کے تیرے پیارے بیٹے پر ایمان لائیں اور روح القدس کے وسیلے سے سچی تہذیب حاصل کریں ۔

میلا میں انجیلی خدمت۔ وزیرآباد کے پادری صاحبان نے گجرات کی سنگ انگ پارٹی کو انجیلی خدمت کیلئے وزیرآباد میں مدعو کیا اور سنگ انگ پارٹی بھی اپنے باجوں گاجوں سے آراستہ ہوکے وزیرآباد آئی اور کھانے پینے اور چارپائی وغیرہ کا بندوبست جناب پادری نتھو مل صاحب نے کیا تھا۔ ۱۲ اپریل صبح کے وقت سنگ انگ پارٹی دعا کے ساتھ نگر کیرتن کرنے کو چلی۔ کوئی ممبر تو طبلہ بجارہا ہی۔ کوئی ہرمونیم بجارہا ہی کوئی کانسٹینا بجارہا ہی۔ دو تین ڈھولکیں بج رہی ہیں۔ کوئی جھانجھ اور کوئی مجیرے بجارہا ہی کوئی کھنجری بجارہا ہی اور مسٹر اللہ دتا ممبر کی تصنیف گلزار بشارت سے بشارت دیتے ہوئے نگر کیرتن کیا اور رستے چلتے چلتے بھائیوں نے انجیلی آیتوں سے منادی کی اور بعد نگر کیرتن کے وزیرآباد مشن ہائی سکول میں انجیل کی منادی کی گئی۔ بعد بارہ بجے کے دعا کے ساتھ منادی بند کر کے کھانا کھانے کے واسطے گئے اور پھر چار بجے دعا کے ساتھ نگر کیرتن کو چلے اور راحت دل کے گیتوں سے لوگوں کو اپیل کیا۔ اور بازار میں اس قدر ہجوم تھا کہ بڑی مشکل سے ہم گاتے بجاتے سکاچ مشن ہائی سکول میں پہنچے اور پادری۔ ٹی۔ گریہم بیلی صاحب نے پنجابی زبان میں سامعین سے بیان کیا کہ آپ لوگوں میں ابھی تک گناہ کے محسوس کرنے کی قوت نہیں آئی جس طرح ایک دفعہ میرے باپ کے پاس ایک نوجوان لڑکا آیا اور اس نے میرے والد صاحب کو اپنے دونوں ہاتھ دکھلائے اور میرے باپ نے دریافت کیا کہ یہہ کوڑھ کسطرح سے ہوا۔ اس لڑکے نے بیان کیا کہ عرصہ تین سال کا ہوا ہی کہ میں نے اپنے دونوں ہاتھ جلتی ہوئی آگ میں

ڈال دیتے تھے اور مجھ کو اس وقت آگ کی جلن بالکل معلوم نہیں ہوئی مگر جب میں نے اپنے ہاتھ آگ میں سے نکالے تو میری یہہ حالت ہو گئی جو آپ ملاحظہ فرمارہے ہیں۔ اس وقت میرے باپ نے معلوم کیا کہ اس میں معلوم کرنے کی قوت نہیں تھی۔ اسی طرح ای سامعین آپ میں بھی ابھی معلوم کرنے کی قوت نہیں اس واسطے آپ بے دھڑک گناہ پر گناہ کئے جاتے ہو۔ اور گناہ کا کوڑھ تمہاری روحوں کو لگا ہے اور تم مردہ دل ہو اس واسطے کہ تم میں معلوم کرنے کی قوت نہیں ہے۔

اور ان کے بعد سردار دیدار سنگھ صاحب میونسپل کمشنر نے سامعین کو سنگ انگ پارٹی کے سرخ جھنڈے کی طرف رجوع کیا کہ ای بھائیو آؤ ہم پڑھیں کہ اس پر کیا لکھا ہے؟ اس پر یہہ لکھا ہے (توبہ کرو اور انجیل پر ایمان لاؤ) اور اس کی تفسیر سامعین کے لئے کی۔

اور بعد میں پادری تھوول صاحب نے سامعین کو گناہ اور اس کی بربادی کا ذکر کیا اور مسیح کی شفاعت کو پیش کیا۔ اور مسٹر صوبے خاں نے ایک مثال سے شراب نوشی کی تین سخت برائیوں کا ذکر کیا۔ اوّل خدا کی بے عزتی۔ دوئم ماں باپ کی بے عزتی۔ سوئم اپنے بزرگوں کی بے عزتی ہوتی ہے بیان کی اور سب نے بڑی توجہ سے سنا۔ اور بابا ایس۔ ابراہیم صاحب نے ہندی دوہوں سے انجیل کا پرچار کیا غرض کہ سب خدمت گذاروں نے باری باری شام تک انجیل کی منادی کی اور پھر دعا کے ساتھ منادی بند کر کے ڈیرے پر واپس آئے۔

۱۳ اپریل صبح کو دعا کے ساتھ پھر نگر کیرتن کیا اور بارہ بجے تک مشن ہائی سکول میں منادی کی اور بعد پھر واپس ڈیرے پر آئے اور چار بجے پھر باجے بجاتے اور گلزار بشارت سے گاتے ہوئے سارے بازار میں پھرے۔ اور پھر مشن ہائی اسکول میں پادری ڈی گریم بیلی صاحب نے سامعین سے کہا کہ لندن شہر اتنا بڑا ہے کہ لاہور اور دہلی اس کے ایک محلہ کے برابر ہیں اور وہاں سڑکوں پر گاڑی گھوڑوں کی اس قدر آمد و رفت ہے کہ عورتیں سڑک کی ایک طرف سے دوسری طرف نہیں جا سکتی ہیں۔ تو گذرنے والی عورتیں پولیس مین کو کہتی ہیں کہ ہم کو پار اُتارو تو سپاہی جب بہت عورتیں جمع ہو جاتی ہیں تو ان کے آگے آگے چل کے ان کا رہبر ہوتا اور انکو دوسری طرف پہنچا دیتا ہے اسی طرح ہم کو بھی ایک اس دنیا سے پار اُتارنے والا چاہیئے اور پھر سب بھائیوں نے باری باری منادی کی میں بسبب طوالت کے سب بھائیوں نے جو کچھ بولا بیان نہیں کر سکتا۔ مگر سب نے کچھ نہ کچھ کیا اور انجیلی بیج بویا اور دعا کے ساتھ کام بند کر کے ڈیرے پر آئے۔

۱۴ اپریل صبح کو پھر دعا کے ساتھ نگر کیرتن کیا اور مشن ہائی سکول کے باہر منادی کی۔ اب میلہ ختم ہوا تھا اور بازار میں معمولی رونق رہ گئی تھی۔ اور خدمت گذاروں کے گاتے گاتے گلے پڑ گئے تھے سو بارہ بجے وزیر آباد ریل اسٹیشن پر آئے اور اپنے اپنے گھروں کو جانے کے واسطے تیار ہوئے اور اسٹیشن پر اور ریل میں بھی گیت گاتے جاتے اور آئتیں پڑھتے جاتے تھے سو گاتے بجاتے اپنے گھروں کو سدھارے۔

خلاصہ

جہاں تک ہم نے دیکھا کہ ان میلوں میں واہیات گیت گاتے اور فحش باتیں بکی جاتی ہیں اور کسی قسم کا لحاظ اور شرم اور غیرت کسی کے دل میں نہیں ہوتی ہے جہاں تک ہوتا ہے ان مذکورہ میلوں میں گند اور برائی اور بدی ہوتی ہے۔ مگر اس اندھیرے میں جہاں تک ہو سکا انجیل کا بیج اس میلہ کے وسیلے سے بویا گیا۔ اب میری التماس ہے ناظرین خدا سے دعا کریں کہ یہہ بیج اس بیج کی مانند ہو جو بویا گیا کوئی تیس گنا اور کوئی ساٹھ گنا کوئی سو گنا پھل لاوے۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ یہہ پھل رائگاں نہیں جاویگا مگر ہم کو یہہ معلوم نہیں کہ جب اُگے گا تو کون کاٹیگا کیونکہ لکھا ہے کہ ایک بوتا ہے اور دوسرا کاٹتا ہے۔

نوٹ

میں اہل وطن کی خدمت میں عرض پرداز ہوں کہ اپنی حالت اور اپنے ملک کی حالت کی بابت ذرا سوچو اور اپنے ملک کی بہبودی کے واسطے ہوشیار ہو اور اپنے گناہوں کی نیند سے جاگو تاکہ ہمارے ملک میں تازگی بخش ایام آویں۔

اور میں خاصکر پنجاب کی میونسپلٹیوں کی توجہ ان فحش میلوں کی طرف چاہتا ہوں۔ اور باادب ملتمس ہوں کہ ایسے ایسے بدتہذیب میلے شہر پناہ سے باہر ہونے کا حکم صادر فرماویں۔ کیونکہ شہر کو ایسے میلوں سے نہایت تکلیف ہوتی ہے جس سے وہ آپ ہی خود آگاہ ہیں اس واسطے کہ شرفا اور مہذب اور شائستہ لوگوں اور غریب بیکس لاچار بیوہ کو بازار کی آمد و رفت میں سہولیت ہو جاوے۔ یا کم سے کم اتنا انتظام تو ضرور توجہ طلب ہے کہ فحش گیت گانیوالے اور گند بولنے اور بیہودہ ناچنے اور گانے بجانیوالوں کو شہر کے اندر آنیکی اجازت نہ دیجاوے تاکہ اہل شہر



دو طوطے

ایک باغ میں دو طوطے رہا کرتے تھے جو آپس میں بڑے دوست تھے چند روز تک وہ دونو بڑے آرام سے رہے کسی بات کی فکر نہ تھی باغ کے عمدہ میوہ جات کھاتے اور سبز اور گھنے درختوں پر بسیرا کرتے بعد ایک مدت دراز کے کچھ ایسی خشک سالی ہوئی کہ بارش کے نہ ہونے کے سبب درختوں میں میوے کا لگنا تو درکنار سب کے سب خشک ہونے لگے جب یہہ کیفیت دیکھی تو چھوٹا طوطا زار زار رونے لگا اس خیال سے کہ اگر یہی حالت رہی تو ہم دونوں کیا کھائیں گے بڑا طوطا جو اس سے کسی قدر عقیل تھا اپنے دوست کی حالت دیکھکر افسوس کرنے لگا اور کہنے لگا کہ اے دوست صادق تمہارا رنج کرنا بے فایدہ ہی اس چند روز کی زندگی کو خوشی سے کاٹو جب دیکھیں گے کہ یہاں بالکل فاقہ ہی ہوتا ہی تب کسی دوسرے مقام کو اُڑ چلیں گے جہاں کہ خدا نے ہمارے کھانے پینے کا سامان کیا ہوگا اس بات کی فکر کرنا محض بے فایدہ ہی کہ کل ہم کیا کھائیں گے کیا پئیں گے جس نے کہ ہم کو منہہ کھانے کے لئے دیا ہی کیا وہ کھانا نہ دیگا یاد رکھنا چاہیے کہ اس دنیا میں کسی کی حالت یکساں نہیں رہتی اس میں ہر طرح کی تبدیلیاں ظہور میں آتی ہیں ممکن ہی کہ ہم لوگ جو آج اس قدر متفکر ہیں کل آسودہ حال ہو جاویں پس مایوسی کو چھوڑ دو خدا پر بھروسا رکھو وہ اپنی رحمت کاملہ سے ہمارا رزق ہم کو عطا کریگا اے وفادار دوست ہم تو ایک ناچیز مخلوقات ہیں انسان پر نظر کرو جو اشرف المخلوقات کہلاتا ہی جب اس کی ایسی ردّی حالت ہو رہی ہی تب ہم کس شمار میں ہیں چھوٹا طوطا اپنے دوست کی سنجیدہ تقریر سنکر کہنے لگا کہ دوست میں تمہاری اس نصیحت کا بڑا ہی شکر گذار ہوں تمہارے اس کلام سے مجھ کو بڑی تسلی ہوئی جو فکر اور تردد کہ مجھکو تھا سب کافور ہو گیا اب آیندہ میں کبھی نہ مغموم ہونگا بلکہ خدا نے جو کچھ دیا ہی اسی پر شاکر رہونگا۔ خدا کی قدرت کہ اس گفتگو کے چند ہی روز بعد بارش نے باغوں میدانوں اور کھیتوں کو سرسبز کر دیا اور پھر میوہ جات بخوبی پیدا ہونے لگے یہہ اس شکر کا نتیجہ تھا جو باوجود اس پریشانی کے ان طوطوں نے ادا کیا انسان کو بھی لازم ہی کہ اپنی مصیبت میں شکر بجا لاوے کہ یہی مصیبت دور کرنے کا ایک مجرب نسخہ ہی +

چوہوں کی کوشش

ایک دفعہ بہت سے چوہوں نے ملکر باہم یہہ مشورہ کرنا چاہا کہ کوئی تدبیر ایسی نکالی جاوے جس سے کہ ہم جال میں کبھی نہ پھنسیں اور جو کھانا کہ جال میں لگایا جاتا ہی وہ بھی بآسانی ہاتھ لگ جایا کرے کیونکہ انہوں نے دیکھا تھا کہ ان کے بہت سے ساتھی پکڑے جا چکے تھے اور پھر ان کی صورت ان کو دیکھنا نصیب نہ ہوئی تھی سب چوہوں نے نئی نئی تدبیریں بتائیں اور آپس میں بڑی دیر تک بحث اس معاملہ میں کی گئی مگر کوئی تدبیر ایسی معقول کسی کے ذہن میں نہ آئی جس سے ان کا مطلب حاصل ہوتا جب سب مایوس ہو کر خاموش ہو گئے تو ایک چوہے نے کہا کہ میرے نزدیک یہہ تدبیر بہت معقول ہی کہ ہم ایک ٹانگ سے صرف جال کو پکڑیں اور تب آسانی سے دوسری ٹانگ کے ذریعہ سے کھانا گھسیٹ لیں اس تجویز کو سنکر سب چوہے بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ اس سے بڑھکر کوئی تدبیر معقول نہیں ہی بہتر ہی کہ سب چوہے اسی کو آزماویں اتنے میں ایک بیچارہ تین ٹانگوں کا چوہا بول اُٹھا کہ بھائی کبھی ایسی خطا نہ کرنا میں نے اس کے قبل اسی تجویز کے موافق کیا اور اس کا نتیجہ آپ میری حالت دیکھکر بخوبی جان سکتے ہیں میں اسی تدبیر کے بدولت ایک ٹانگ کھو بیٹھا ہوں میرے نزدیک تو سب سے بہتر یہہ صلاح ہی کہ ایسے خطرے کے نزدیک بھی نہ جائے ادھر اُدھر سے جیسا کھانا مل جائے اس سے پیٹ بھر لے لیکن گوشت کے ٹکڑے خواہ دوسرے قسم کی معقول غذا پر جو جال میں لگی ہو کبھی بھولے سے نظر نہ ڈالے کہ سلامتی کی یہی راہ ہی اسی طرح سے گناہ سے بچنے کے لیے اور کوئی معقول تدبیر نہیں ہی بجز اس کے کہ اس کے قریب ہی نہ جاوے جو لوگ کہ گناہ میں پھنس جاتے ہیں وہ اپنی غفلت پر خود ہی بہت نادم ہوتے ہیں پھر اگر انسان کے دل میں قناعت ہو اور دنیا کی نعمتوں کو ہیچ سمجھے تو وہ بھی ہر آفت سے بچا رہتا ہی قناعت سے یہہ مطلب ہی کہ جو کچھ خدا نے ہم کو دیا ہو یا جو کچھ ہم اپنی محنت سے درست اور جائز طور سے پیدا کر سکتے ہوں اسی پر خوش رہیں اور ناجائز حاصلات پر جو اس دنیا میں ہم کو امیر اور باشان و شوکت بناتی ہی کبھی توجہ تک نہ کریں ورنہ اس کا انجام بہت ہی بُرا ہوتا ہی اور کسی نہ کسی دن چوہوں کے جال کی طرح کی گرفتاری سامنے کھڑی ہی ۔ رفیق

روایت

یہہ بات بہت صحیح ہے کہ جو شخص دوسرے کے لئے غار کھودتا ہے آپ ہی اس میں گرتا ہے ایک حکیم اپنے وطن سے نکلکر کسی گاؤں میں شہر بنارس کے قریب پہنچے کہ وہاں پیشہ طبابت سے اپنی معاش پیدا کریں چند روز تک وہاں قیام کیا جب دیکھا کہ لوگوں کا رجحان بالکل نہیں ہوتا بدرجہ مجبوری وہاں سے دوسرے مقام کو راہی ہوئے راستہ میں دیکھا کہ ایک سانپ ایک درخت کے نزدیک پڑا ہے دل میں یہہ خیال ہوا کہ اگر میں اس سانپ سے لڑکوں کو کٹوادوں تو لوگ ضرور نقصان کے خوف سے میرے پاس علاج کے لئے متوجہہ ہونگے اور یہہ میری معاش کا ایک کافی ذریعہ ہوگا اس خیال سے وہ لڑکوں کے پاس جو اسی درخت کے قریب کھیل رہے تھے گیا اور ایک چھوٹے لڑکے سے پوچھنے لگا کہ تم ایک چڑیا لینا چاہتے ہو لڑکے نے بڑی خوشی سے کہا کہ جی ہاں مجھ کو چڑیا سے بڑا شوق ہے میں ضرور لینا چاہتا تب اس حکیم نے اس لڑکے کو اشارے سے وہ سانپ بتایا بیچارہ معصوم بچّہ کیا جانتا تھا کہ یہہ سانپ ہے وہ فوراً اس کی طرف لپکا اور جیوں ہی اس کو معلوم ہوا کہ یہہ سانپ ہے اور خوف کے مارے اس کو پھینک دیا اتفاق سے وہ سانپ اس حکیم کے اوپر جا گرا اور اس کی گردن میں لپٹکر اس کو ایسا کاٹا کہ وہ جانبر نہ ہوسکا اس کہانی سے یہہ نصیحت حاصل ہوتی ہے کہ جو شخص کسی کی برائی چاہتا ہے خود ہی برائی میں مبتلا ہوتا ہے اس قسم کی مثالیں صدہا دنیا میں دیکھنے میں آتی ہیں تاہم لوگوں کو عبرت نہیں ہوتی خدا اپنا انصاف دکھلانے کے لئے فوراً بُرے کاموں کی سزا دیتا ہے کتنے صاحب اختیارات اس وقت اپنے ظلم و بدعت اور اوروں کی آبروریزی اور عزت بگاڑ ڈالنے کے سبب جیلخانہ کی ہوا کھا رہے ہیں اور وہ شریف بیچارے جو مظلوم اور ملزم گردانے گئے تھے صاف مثل اس بچّہ کے جس نے سانپ کو پھینک دیا تھا محفوظ ہیں اگر انسان کے دل میں ذرا بھی خدا کا خوف ہو تو وہ ہمیشہ افعال قبیحہ سے پرہیز کرتا رہے اور محض اپنے فایدہ کی غرض سے بندگان خدا کا نقصان گوارا نہ کرے ۔

مردم شماری ۔ اس کام کے لئے یکم مارچ ۱۹۰۱ء مقرر کیا گیا ہے اور اس کے قرار دینے میں بہت سی باتوں کا لحاظ رکھنا پڑتا ہے ایک یہہ بات ہے کہ رات چاندنی ہو یکم مارچ کو چاند بہت دیر تک رہیگا اس بات کا بھی لحاظ رکھنا ہوتا ہے کہ پُرب یا میلہ یا تہوار اس روز نہ ہو نہ کوئی ایسا دن ہو جبکہ شادیوں کا زور ہوتا ہے ۔ چار روز کے بعد چاند گرہن تھا اس لئے چار روز ادھر کرنے پڑے کہ تیرتھوں پر جانے والے بھی اس روز گھروں پر ہونگے مردم شماری کے سررشتہ کے بڑے لاٹ صاحب آنریبل ۔ ایچ ۔ ایچ ۔ رِسلی صاحب بہادر سی آئی ۔ ای ۔ آئی ۔ سی ۔ ایس ہیں ۔ اور مختلف صوبجات کے لئے چھوٹے لاٹ صاحبان انڈین سول سروس میں سے حسب ذیل مقرر کئے گئے ہیں ۔ اور یہہ تقرر اسی ماہ کی یکم سے قرار دیا گیا ہے ۔ مدراس کے لئے مسٹر ڈبلیو ۔ فرانسس صاحب ہیں ۔ بمبئی کے لئے مسٹر آر ۔ ای ۔ انتھوون صاحب ۔ بنگالہ کے لئے مسٹر ای ۔ اے ۔ گیٹ صاحب ۔ ممالک شمال مغرب و اودھ کے لئے مسٹر آر ۔ برن صاحب ۔ پنجاب کے لئے مسٹر ایچ ۔ اے ۔ روز صاحب ۔ برما کے لئے مسٹر سی ۔ سی ۔ لودیس صاحب ۔ ممالک وسطی کے لئے مسٹر آر ۔ وی ۔ رسل صاحب ۔ آسام کے لئے مسٹر بی ۔ سی ۔ ایلین صاحب اور اضلاع مفوضہ حیدرآباد کے لئے مسٹر اے ۔ ڈی ۔ چنائے صاحب جو سویلین نہیں ہیں ۔ مردم شماری کے نقشوں کے نمونے شایع ہوگئے ۔ یورپینوں اور یوریشینوں کے لئے علیحدہ قسم کے نقشے پُر کرنے ہونگے اور باقی آبادیوں کے نقشے یکساں ہونگے کل سولہ خانے ہیں (۱) نمبر مکان (۲) نمبر شمار (۳) نام (۴) مذہب (۵) مذکر یا مونث (۶) بیاہا ان بیاہا یا رنڈوا (۷) عمر (۸) ذات در صورت ہندواں و جینیاں اور قوم یا فرقہ در صورت دیگر (۹) پیشہ (۱۰) بالائی وجہہ معاش (۱۱) وجہہ معاش ان کی جن کا گذارہ واقعی کام کرنے والوں پر ہے (۱۲) مقام ولادت (۱۳) زبان روزمرہ (۱۴) خواندہ یا ناخواندہ (۱۵) انگریزی جانتا ہے یا نہیں (۱۶) مفقود الحواس بہرا یا گونگا اندھا یا کوڑھی ۞

امرتسر میں کسی یوروپین لیڈی صاحبہ کے یہاں چوری ہوگئی ۔ پولیس نے حسب دستور تفتیش شروع کی ۔ مال اور مجرموں کا تو کوئی سُراغ نہ ملا ۔ میم صاحبہ کے نوکر مہتر کو مارنا پیٹنا شروع کیا مہتر نے اپنی مالکہ کے پاس جاکر کہا کہ خدا کے لئے مجھے دو تین روپیہ عطا فرمائے جو میں ان پولیس والوں کو دیکر اپنی جان بچا سکوں ورنہ مارے مارے میری کھال اُدھڑ جائیگی ۔

میم صاحبہ نے فوراً بڑی ہوشیاری سے دو روپیہ

معقول نشان کرکے مہتر کے حوالے کردئے کہ جاؤ ان کو دیدو۔ اتفاق سے اسی وقت صاحب سٹی سپرنٹنڈنٹ بھی کہیں اس طرف سے ہوکر نکلے تھے۔ میم صاحبہ نے واقعہ کی ساری صورت حال صاحب ممدوح کو جا سُنائی اور اُنہوں نے فوراً سارجنٹ و سپاہی کی تلاشی لی تو دونوں روپیہ نشان شدہ برامد ہوگئے مقدمہ چالان عدالت ہوا۔ اور عدالت نے وہ دونوں روپئے ناظر کی تحویل میں دیدئے ان کی حفاظت کے لئے سخت تاکید فرمائی لیکن عجب تماشا ہی کہ اب ان روپیوں کے ساتھ خود ناظر صاحب بھی غایب ہیں ہرچند تلاش کی جارہی ہو مگر کہیں سراغ نہیں چلتا۔

آسٹریلین نوآبادیاں

ایشیا کے براعظم آسٹریلیا کی تمام برٹش نوآبادیاں اب تک جُدا جُدا صوبوں کے اندر خودمختار تھیں لیکن اب اسی کوشش میں مصروف ہیں کہ یہہ سب نوآبادیاں باہم متحد ہوکر ایک مشترکہ پارلیمنٹ قایم کریں اور یہہ تمام براعظم مجموعۃً ایک خودمختار حکومت سمجھی جائے اس پارلیمنٹ میں تمام آبادیوں کی طرف سے ممبر ہوں اور انہیں کی طرف سے وزارت منتخب کی جائے۔ تمام نوآبادیوں نے اس تجویز کو پسند کیا۔ عام رائے لینے پر ۵ ہزار ووٹ اس کے حق میں زیادہ تھے ابھی اور ووٹ باقی ہیں لیکن امید واثق ہو کہ یہی طرف کامیاب ہوگی۔ قبل اس سے کہ جائز سمجھا جائے برٹش پارلیمنٹ سے اس طریق انتظام کا منظور ہونا لازم ہو برٹش پارلیمنٹ سے اس کا چارٹر پانے کی التجا کی جائیگی۔ آسٹریلیا کی مجموعی نوآبادیوں کی طرف سے حضور قیصرہ کی خدمت میں درخواست آئیگی کہ اس انتظام کو شرف منظوری بخشیں۔ حضور کے منظور فرمانے پر برٹش پارلیمنٹ اس کے مسودہ قانون کو پاس کریگی پھر وہاں ایک کامن ولتھ طریق جمہور کا جائز طور پر رائج سمجھا جائیگا۔ کہتے ہیں کہ یہہ تجویز زیادہ تر امریکا کے صوبجات متحدہ کے نمونہ پر ہو نہ کہ کنیڈا کے نمونہ پر۔ دیکھئے برٹش گورنمنٹ اس مسودہ کو کس صورت میں منظور یا نامنظور کرتی ہی۔

ہندوستان کی دیسی فوجوں میں دو پلٹنیں ہمیشہ کے لئے کم ہوگئیں کیونکہ یہہ ملک ماریشس میں مستقل طور پر رہنے لگی ہیں اور بجائے ان کے ہندوستان میں تعداد فوج پوری کرنے کے لئے دو جدید پلٹنیں بھرتی کی جاویںگی چنانچہ اس کی بابت گورنمنٹ ہند اور حکام ولایت کے درمیان سرگرم خط کتابت ہورہی ہی پنجاب میں رنگروٹوں کی بھرتی کے لئے حال کا موقعہ نہایت موزون سمجھا جاتا ہی کیونکہ بوجہہ وبا و قحط کے بہت لوگ فوجی بھرتی کے خواہشمند میسر آئیں گے۔ جدید پلٹنوں کے بھرتی کرنے میں دیر نہیں کی جاویگی خصوصاً اس لئے کہ ان دونوں پلٹنوں کا خرچ ہندی خزانہ پر نہیں ڈالا بلکہ برٹش خزانہ سے دیا جاویگا۔

ہندوستان سے باہر جانے کے لئے فوجی افسراں کو رخصت پر باہر جانے کی اجازت دی جاوے۔ اس تجویز پر حضور والیسرائے غور فرمانیوالے ہیں۔

ڈاکہ

موضع کپوری علاقہ پٹیالہ میں جو انبالہ سے سات کوس کے فاصلہ پر ہو وہاں باسٹریوں کا میلہ لگتا ہی۔ میلہ کے روز ڈاکوؤں نے حلوائیوں اور نانبائیوں اور بساطیوں کی دوکانوں پر لوٹ مچادی۔ پولیس انسپکٹر نے اس کے دفعیہ میں بہت کوشش کی لیکن اس بیچارہ کو مارپیٹ کر اور دوکانداروں کا اسباب و مال لوٹ کر بہادری کے نعرے مارتے ہوئے ڈھولکیاں اور کھڑتالیں بجاتے ہوئے رفوچکر ہوگئے۔

سردار گوردیال سنگھ مان سابق ڈویزن جج جو مقدمہ رشوت ستانی میں موقوف ہوکر روپوش ہوا اس کی نسبت افواہ تھی کہ ریاست سرمور میں بود و باش اختیار کی۔ ریاست نے اس خبر کی تردید کی۔ اور کہا کہ سردار گوندیال سنگھ کا نہ کبھی ریاست سے کچھ تعلق ہوا اور نہ وہ کبھی اس علاقہ میں وارد ہوا۔

لکھنؤ میں طاعون کمیٹی سے متعلق چالیس وارڈ قایم کئے جاویں گے اور ہر ایک وارڈ میں پانچ ممبر جو سب اپنے اپنے علاقہ کے سربرآوردہ لوگ ہونگے اور ان میں ایک ایک دیسی حکیم یا بید بھی شامل کیا جاویگا۔

کسولی میں جدید پیسٹور انسٹی ٹیوٹ قایم کیگئی یہاں پر میجر ڈی سمپل صاحب پاگل کتوں کے کاٹے کا علاج ٹیکے کے ذریعہ سے کرینگے۔ دیگر شدید امراض کے علاج کیلئے ٹیکے کی

بقیہ

اندر

اندر وہاں سے نکلا ہی نہ تھا کہ اتنے میں گوتم رشی جی گھر واپس آگئے اور اُن دونوں کو پکڑ لیا انہوں نے اندر کو لعنت دی کہ تیرے بدن پر ایک ہزار بھگ (علامات مستورات) ہو جاویں۔ کہتے ہی اندر کا سارا بدن بھگوں سے بھر گیا آخر کار بہت منت و سماجت سے ہزار بھگ ہزار آنکھوں سے بدل گئی۔ جاہل ہنود لوگ کہتے ہیں کہ اندر جب اپنی ان ہزار آنکھوں سے روتا ہو تب بارش ہوتی ہو۔ رشی مذکور نے اپنی بی بی اہلیا سے کہا کہ تو پتھر بن جا اتنا کہتے ہی وہ پتھر بن گئی اور زمانوں تک ویسے ہی پڑی رہی جب تریتا یگ میں رام چندر اوتار ہوا تو ایک روز متھلا کو جاتے وقت وسومتر رشی کے ساتھ رام اور لکشمن دونوں بھائی گوتم کا آشرم دیکھنے کو گئے۔ وہاں پر رام کا پانوں لگنے سے اہلیا کی لعنت ٹل گئی اور وہ پھر پتھر میں سے عورت بنکر اپنی ہی صورت میں پھر جاگ اٹھی ؎

آدیتی

سوال۔ آدیتی کونسا معبود ہی؟

ج۔ لفظ آدیتی دو لفظوں سے مرکب ہے یعنے (آ) بمعنے نہیں (دیتی) بمعنے حد و پس آدیتی کے معنے لا محدود آدیتی لفظ مؤنث ہے۔ رشی لوگ لا محدود آسمان کو آدیتی نام سے پوجتے تھے ؎

س ۲۔ آدیتی کی تعریف میں رگوید میں کیا لکھا ہی؟

ج ۱۔ رگوید ۱۔ ۸۹۔ ۱۰ میں یوں لکھا ہو کہ آدیتی آسمان ہی۔ آدیتی فضا ہی۔ آدیتی ماں ہی۔ آدیتی باپ ہو آدیتی بیٹا ہی۔ آدیتی جنم ہو اور جنم کا بانی ہی۔

۲۔ رگوید ۱۰۔ ۷۲۔ ۴ میں لکھا ہو کہ آدیتی سے وکشا اور وکشا سے آدیتی پیدا ہوئے ؎

س۔ پرانوں میں آدیتی کے بارے میں کیا لکھا ہی؟

ج۔ پرانوں میں لکھا ہو کہ وہ وکشا کی بیٹی اور Kashyapa. کشیاپہ کی جورو ہی اور اسکے رحم سے اندر وغیرہ دیوتا پیدا ہوئے اور اسلیئے یہہ دیوتاؤں کی ماں کہلاتی ہی۔ وشن نے جب بامن اوتار لیا تب آدیتی کے گربھ سے پیدا ہوا ؎

س کیا اس زمانہ میں بھی آدیتی کی پرستش ہوتی ہی؟

ج۔ نہیں۔

س۔ وید میں آدیتی کی اولاد کو کیا کہتے ہیں؟

ج۔ آدیتیہ کہتے ہیں۔ جو کہ سورج کے مختلف نام ہیں

س۔ آدیتیہ شمار میں کتنے ہیں؟

ج۔ رگوید میں آدیتیہ کی شمار ایک جگہ ۶ چھہ ایک جگہہ سات اور ایک جگہ آٹھ لکھا ہو پرانوں کے مطابق آدیتیہ بارہ ۱۲ ہیں جنکو پنڈت لوگ سورج کے بارہ نام بتاتے ہیں ؎

یہہ بارہ آدیتیہ یہہ ہیں۔ (۱) دہاتا (۲) اریاما (۳) مترا (۴) ورون (۵) بھگا۔ (۶) اندر (۷) بوشوان (۸) پوشن (۹) توا شٹا (۱۰) سوتیا (۱۱) پرجنیا۔ (۱۲) وشنو۔

س۔ کیا ان آدیتوں کی پوجا اب رائج ہے؟

ج۔ ہاں پر سب کی نہیں۔

اگنی

س ۱۔ اگنی کونسا دیوتا ہی؟

ج۔ اگنی آگ ہی۔ آگ انسان کے لیے سب سے مفید شے ہے اسلیئے آریہ قوم کی قریباً ساری شاخوں میں آگ کی پرستش نظر آتی ہی۔

س ۲۔ اگنی کہاں کا رہنیوالا ہی؟

ج۔ اندر۔ ورون۔ سورج وغیرہ آسمان پر رہتے ہیں۔ لیکن اگنی زمین پر تشریف رکھتا ہی ؎

س ۳۔ وید میں اگنی کو کیسا رتبہ دیا گیا؟

ج۔ وید میں اگنی کو ایک بڑا دیوتا تصور کیا گیا۔ رگوید میں اگنی کے لئے جتنے سکتہ ہیں سوائے اندر کے اور کسی کے لئے اتنے سکتہ نہیں ہیں۔ اگنی بغیر یگیہ (قربانی) نہیں ہو سکتا اسلیئے اگنی کو یگیہ کا پروہت یعنے قربانی کا کاہن کہا گیا ہو وہ دیوتاؤں کو یگ میں بلاتا اور انسان اور دیوتوں کے درمیان درمیانی کا کام کرتا ہی۔ لڑائیوں میں بھی وہ رشیوں کا معاون ہی ؎

س ۴۔ ویدک زمانے میں کسطرح سے آگ بنائی جاتی تھی؟

ج۔ دو لکڑیاں گھسکر آگ بنائی جاتی تھی کیونکہ اُس زمانے میں دیا سلائی نہ تھی۔

س ۵۔ قدیم ہنود پاک آگ کی کیسی حفاظت کرتے تھے؟

ج۔ اُن کے گھروں میں ایک خاص جگہ پر آگ رکھی جاتی تھی۔ وہ اس آگ کو بجھنے نہیں دیتے تھے اوسی آگ سے قربانی کی رسم پوری کرتے تھے اور جب کوئی مرجاتا تھا تو اُسی آگ سے اس کو جلاتے تھے۔ خاندانی آگ کی اس قدر محافظت کرنے سے برہمن کا ایک خاص لقب اگنی ہوتری ہوا۔

س ۶۔ زمانہ حال میں آگ کی کیسی تعظیم کی جاتی ہی؟

ج۔ زمانہ حال میں بھی آگ کی تعظیم تو کی جاتی پر اُسقدر نہیں جسقدر پہلے زمانہ میں کیجاتی تھی۔ اس زمانہ میں آگ کی خاص پرستش نہیں ہوتی صرف خاندانی رسم و رسم میں ہون کرتے وقت آگ مستعمل ہوتی ہو اور اسمیں لوگ گھی۔ جو۔



واقعات اور آرائیں

انڈین کرسچن میسنجر میں مسٹر گنپش داس کپتی کست کی طرف سے ولایتی مشنریوں کی خدمت میں ایک خاص قسم کی تجویز پیش کی گئی ہو - اس میں وہ کہتے ہیں کہ جس طرح محکمہ ریلوے میں ملازموں کی تنخواہ میں سے ایک حصہ ہر ماہ کٹتا رہتا ہو جو اس شخص کے فوت ہونے کے بعد اُس کے وارثوں یا اُسکی زندگی میں ہی کام سے علیحدگی کے وقت اُسکو دیا جاتا ہو جس سے وہ کچھ عرصہ تک اپنے کنبے کا گذارہ کر سکتا ہو - ہماری راے میں کچھ روپیہ بنک میں جمع کر دینے سے یہ مطلب حاصل ہو سکتا ہو بار ہا دیکھا گیا ہے کہ ایک شخص جو برسوں تک کسی جگہ مشن کی ملازمت کرتا رہا جب وہ اُس جگہ سے علیحدہ کیا گیا یا اسنے خود چھوڑ دیا تو اُسی وقت سے وہ ایسا لاچار ہو جاتا ہے کہ اسکے پاس دوسرے سٹیشن کو جانے کیلئے کرایہ تک نہیں رہتا اُسی وقت سے بعض اوقات کپڑے اور برتن وغیرہ کے بیچنے کو بھی نوبت آتی ہو علاوہ اسکے دیگر کلیسیائیں بھی ایسے شخصوں کے لیے کرایہ وغیرہ مہیا کرنے کی تکلیف سے آزاد ہونگی ؟

لارڈ رابرٹس صاحب نے جو جنگ جنوبی افریقہ کی فوجوں کے سپہ سالار ہیں اپنے سب سپاہیوں کے لئے ایک خاص دعا طیار کروائی ہی - اس کا ترجمہ ذیل میں درج ہی ؎

"اے اپنے قادر مطلق باپ میں نے بار بار تیرا گناہ کیا ہی مسیح کے بیش قیمت خون سے مجھے پاک کر - تو اپنی پاک روح کو میرے دل میں بھر تا کہ نئی زندگی میں بسر کروں میری جان کو بچا تاکہ اپنے وطن میں اپنے عزیزوں کو پھر دیکھوں یا مجھے طیار کر کہ تیرے حضور مقبول ہوؤں ہم سب لوگوں کے دلوں میں مضبوطی پیدا کر تاکہ اس بڑی اور نیک لڑائی میں بہادری دکھلاویں - موت تک ہمیں وفادار بنا - خطرے میں گھبراہٹ سے بچا - بہادری کے ساتھ رحم دل ہونے کی طاقت دے اور بخشش دے کہ ہم سب اپنے ملک اور ملکہ معظمہ اور فوج کے جھنڈے کے وفادار سپاہی رہیں - اگر تیری مرضی ہو تو بخشدے کہ اس لڑائی میں انگلنڈ فتحیاب رہے اور خاص کر کے ہم کو سب بدی کی آزمائشوں پر فتحیابی دے موت اور زندگی کے اوپر غالب ہونے کی طاقت دے تاکہ ہم سب لوگ اُسکے ذریعہ سے جس نے ہمیں پیار کیا ہو اور ہمارے لئے اپنی جان دی یعنے یسوع مسیح نجات دینیوالا اور رب الافواج کامل فتح پاویں"

جاپان کی کلیسیاؤں کی نسبت بابت سنہ ۱۸۹۹ء ذیل کے حالات شایع ہوئے ہیں -

کل پروٹسٹنٹ مسیحی ۴۱۸۰۸ - رومن کیتھلک ۵۳۹۲۴ - گریک کیتھلک ۲۵۲۶۳ - کل تعداد ۱۲۰۹۹۵ +

مندرجہ بالا تعداد میں رومن کیتھلکوں کی زیادتی کا باعث یہہ ہو کہ وہ لوگ بپتسمہ یافتہ بچوں کو بھی ممبروں کے شمار میں داخل کر لیتے ہیں - مشنریوں کی تعداد حسب ذیل ہو -

پروٹسٹنٹ معہ اپنی بیویوں کے ۷۱۶ - رومن کیتھلک ۲۶۲ - گریک چرچ ۳ - کل تعداد مشنریاں ۹۸۱ -

پروٹسٹنٹ مشنریوں کی تفصیل حسب ذیل ہو ؎

شادی شدہ مرد ۲۱۸ - بن بیاہے مرد ۲۰

ایضاً عورتیں ۲۱۸ - ایضاً عورتیں ۲۶۰

کل پروٹسٹنٹ مشنری ۷۱۶ -

جاپان میں مندرجہ ذیل کلیسیاؤں کے سب سے زیادہ مشنری ہیں -

چرچ آف انگلنڈ ۱۴۴ - امریکن کانگریشنلٹ ۹۰ - میتھوڈسٹ ایپسکوپل چرچ ۵۵ - پریسبٹیرین شمالی ۵۵ - پرسبی ٹرین جنوبی ۵۵ - بپٹسٹ شمالی ۵۲ - پروٹسٹنٹ ایپسکوپل چرچ اضلاع متحدہ ۵۰ - ریفارمڈ چرچ امریکہ ۳۱ - میتھوڈسٹ ایپسکوپل چرچ جنوبی ۳۰ - کسی اور کلیسیا کے ۳۰ مشنری نہیں ہیں - مندرجہ بالا تعداد میں مشنریوں کی بیویاں بھی شامل ہیں - جاپان میں ۱۸ لڑکوں کے بورڈنگ سکول ہیں جنمیں ۲۲۶۰ طالبعلم ہیں اور ۴۳ لڑکیوں کے جنمیں ۳۲۲۴ طالبعلم ہیں - ۸۳ سیلف سپورٹنگ کلیسیائیں ہیں جنمیں سے ۳۳ کانگریگیشنل اور ۲۵ پرسبی ٹرین اور باقی ۲۵ کل دیگر کلیسیاؤں میں سے ہیں - مندرجہ بالا تعداد سے صاف ثابت ہو کہ چرچ گورنمنٹ کا ایپسکوپل طریقہ ایسا ہو کہ جس سے کلیسیاؤں میں سیلف سپورٹ کی روح آسانی سے آنہیں سکتی اگرچہ امریکن پروٹسٹنٹ ایپسکوپل چرچ نے اس ملک میں سنہ ۱۸۵۹ء سے کام شروع کیا ہو اور اب اسکے پچاس مشنری ہیں مگر تو بھی اسکی ایک کلیسیا بھی سیلف سپورٹنگ نہیں ہو اور چرچ مشنری سوسایٹی کا کام سنہ ۱۸۶۹ء سے جاری ہو اور اُسکے متعلق ۹۰ مشنری کام کر رہے ہیں مگر اُسکے متعلق کوئی سیلف سپورٹنگ مشنری نہیں ہو میتھوڈسٹ ایپسکوپل چرچ نے سنہ ۱۸۷۳ء میں اپنا کام شروع کیا اور اسکے ۶۵ مشنری وہاں کام کر رہے ہیں تو بھی صرف تین کلیسیائیں سیلف سپورٹنگ ہیں - جنوبی میتھوڈسٹ ایپسکوپل چرچ نے سنہ ۱۸۸۶ء سے کام جاری کیا اور اُسکے تیس مشنری ہیں اور ۲ سیلف سپورٹنگ کلیسیائیں ہیں - دیسی مسیحیوں سے سال کے اندر حسب ذیل چندہ جمع ہوا -

کانگریگیشنل کلیسیائیں ۴۰۹۰۳ ین - کل پرسبیٹیرین کلیسیائیں ۴۱۹۱۲ ین میتھوڈسٹ ایپسکوپل چرچ ۷۰۰۰ ین - چرچ آف انگلنڈ اور پروٹسٹنٹ ایپسکوپل چرچ امریکہ ۱۰۰۴۲ ین - باقی کسی کلیسیا کے پانچ ہزار ین سے زیادہ جمع نہیں ہوئے اس ملک میں گو علم الہی کے مدرسے ہیں ایک سال میں جو سکول کم ہو گئے ہیں کل طلبا ۱۱۳ ہیں سالیں

[illegible]

دستور العمل اخبار نور افشاں لودیانہ

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ .... [illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے مع انگریزی ضمیمہ .... [illegible]
قیمت سالانہ مع محصول ڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ .... [illegible]
قیمت سالانہ مع محصول ڈاک مع انگریزی ضمیمہ .... [illegible]
قیمت دو کاپی یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر مع محصول ڈاک مع انگریزی ضمیمہ فی کاپی .... [illegible]
نرخ ضمیمہ .... [illegible]

نوٹس

واضح رہے کہ کسی نئے خریدار کے نام اخبار نور افشاں لودیانہ بغیر قیمت پیشگی ارسال کے جاری نہیں ہوگا۔ پر صرف ایک دفعہ نمونہ کا پرچہ ارسال کیا جاویگا۔ جبکہ کوئی نیا خریدار اخبار لینے کی درخواست کرتا ہے اور نیز ارسال کسی خریدار کو تخفیف قیمت اخبار نہ ہوگی۔ ایڈیٹر۔

پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور

سنڈے سکولوں اور مسیحی خاندانوں

کے لئے اردو کتابوں کی لائبریری

ہم سے اکثر دریافت کیا جاتا ہے کہ کون کون سی کتابیں اردو زبان میں نہایت عمدہ اور اس لائق ہیں کہ سنڈے سکولوں کے لڑکے لڑکیوں اور دیگر نوجوانوں کے ہاتھ میں دی جایئں۔ اس ضرورت کو رفع کرنے کے لئے ہم نے اپنی اور دیگر سوسائٹیوں کے مطبوعہ کتب میں سے اچھی اچھی کتب انتخاب کر کے پچاس جلد کی ایک لائبریری (مجموعہ کتب) تیار کی ہے جس کے مفید اور عام طور پر دلچسپ ہونے میں ہرگز کلام نہیں۔ زیادہ احتیاط کی نظر سے یہہ کتب گذشتہ سال کی سنڈے سکول کنونشن کے سامنے بھی جو بمقام لودیانہ منعقد ہوا تھا پیش کی گئی تھیں۔ اور سب نے انہیں بالاتفاق پسند کیا۔

اس مجموعہ میں مختلف مضامین کی کتابیں ہیں یعنے مسیحی دین اور روحانی زندگی۔ قصص و سوانح عمری مطالعہ بیبل۔ اور دیگر اسی قسم کی دلچسپ اور مفید کتابیں غرضکہ ہر مذاق کے لڑکوں لڑکیوں کے واسطے اس میں خوراک موجود ہے۔

علاوہ بریں اس مجموعہ کو زیادہ وسعت دینے کی غرض سے دس جلدیں اور ازیاد کی گئی ہیں جو خاص چرچ آف انگلنڈ کی متعلقہ جماعتوں کے کار آمد ہیں۔ یعنے بعض اناجیل اور دعائے عمیم کی تفسیر۔ استحکام و ربانی پر وعظ اور دیگر اسی قسم کی کتابیں۔

یہہ سب کتابیں کپڑے کی جلد میں مجلد ہیں اور ان کے نام پشت پر لکھے ہوئے ہیں۔

قیمت معمول سے بھی کم رکھی گئی ہے اور ساتھ ہی اس کے ادا کرنے میں ایسی آسان شرائط مقرر کی گئی ہیں کہ کم آمدنی والے اصحاب کو بھی اسکا خریدنا مشکل نہ ہو۔

پچاس جلد والے مجموعہ کی قیمت ۲۵ روپیہ
ساٹھ جلد والے مجموعہ کی قیمت ۳۰ روپیہ

یہہ رقم قسطوں میں بھی ادا ہو سکتی ہے یعنے ۲۵ روپیہ میں سے ۵ روپیہ اور ۳۰ روپیہ میں سے ۶ روپیہ پیشگی آرڈر کے ساتھ اور باقی ۲ روپیہ ماہوار قسطوں میں یعنے کل رقم دس یا بارہ ماہ میں ادا کی جائیگی۔

وقتاً فوقتاً اور نئی کتابیں بھی اس مجموعہ میں شامل کی جائیں گی اور ان کا اشتہار اخبار کے ذریعہ سے دیا جائے گا۔

ہمیں امید ہے کہ بہت سے اصحاب اس مجموعہ کے خریدار بنیں گے۔ فہرست کتب درخواست کرنے پر مل سکتی ہے ؛

المشتہر

اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور

رسید زر

مس وین ڈائک صاحبہ واسطے مسز نیوٹن صاحبہ لودیانہ بابت اشتہار [illegible]
ڈاکٹر جے ڈبلیو ینگسن صاحب بابت سنہ ۹۹ و سنہ ۱۹۰۰ء [illegible]
" " " " بابت پرچہ سنڈے سکول [illegible]
مسٹر پی۔ سی۔ کرجی صاحب ہیڈ ماسٹر کانگڑہ [illegible]
مس جے ڈنلاپ صاحبہ سہارنپور واسطے جمن صاحب جلیکانہ [illegible]
پادری ٹی ایل سکاٹ صاحب واسطے ریڈنگ روم مشن سنگوئی [illegible]
" " " " " جہلم [illegible]
" " " " " رہتاس [illegible]
" " " " چکوال ضلع جہلم [illegible]
پادری عبد الاحد صاحب۔ مادھوپور [illegible]
مسٹر اتم سنگھ صاحب بابت سنہ ۱۹۰۰ء [illegible]
پادری علی بخش صاحب۔ لاہور [illegible]
مسز سی جی سکاٹ صاحبہ پٹیالہ بابت اشتہار [illegible]
مسٹر الیشع ناصر صاحب بابت بقیہ اشتہار [illegible]
مسٹر کے۔ بی سرکار صاحب جنبہ۔ بابت اشتہار [illegible]
پادری ٹی ایل گوردومل صاحب بٹالہ بابت اشتہار [illegible]
ہیڈ ماسٹر صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خان بابت اشتہار [illegible]

موضع ڈھاکی ضلع ڈیرہ دون میں بابو پرچھو لال فارسٹ رینجر گھاس کے جنگل میں سو رہا تھا رات کے تین بجے بجلی گرنیسے کام تمام ہوگیا

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی۔ اڈیٹر و مینیجر اخبار نور افشاں کیواسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم وائلی کے اہتمام سے چھپا ؛